کوہ قاف سے ماسکو تک - چیچنیا کے سرفروش

مصنف : محمد الیاس انصاری
ناشر : کمبائن پبلی کیشنز- لاہور
سالِ اشاعت : ۱۹۹۵ء
صفحات : ۹۶
قیمت : ۴۰ روپے

چیچنیا ملت اسلامیہ کا ایک اور رستہ ہوا ناسور ہے۔ کوہ قاف کے دیس کے بارے میں کل تک بہت کم لوگوں کو معلوم تھا کہ اِس افسانوی شہرت رکھنے والے علاقے میں مسلمان کتنے ہیں؟ ان کے احساسات و جذبات کیا ہیں؟۔ خیال تھا کہ کمیونزم کے ستر سالہ جبر نے وہاں کے مسلمانوں کے کس بل نکال دیے ہوں گے۔ لیکن حقیقتاً ایسا نہ تھا۔ جس بڑے پیمانے پر عسکری، سیاسی، اقتصادی اور ابلاغی یلغار کے ذریعے ان علاقوں میں کمیونزم کی تخم ریزی کی گئی۔ اِس کے باوجود مسلمانوں کا وجود نہ صرف سلامت رہا بلکہ ان میں مسلمانوں کی روایتی جرأت مندی اور بے مثل شجاعت کے جوہر بھی برقرار رہے ہیں۔ کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ یہ مسلمان بھی عجب سخت جان قوم ہیں کہ گھٹن اور مشکل حالات میں ان کا جذبۂ ایمانی اور عقیدہ کندن بنتا ہے۔

وسطی ایشیا کی مسلمان ریاستیں جب آزاد ہوئیں تو چیچن حکومت اور عوام نے بھی اپنی آزادی کا اعلان کیا مگر روسی حکومت کو یہ بات گوارا نہ تھی۔ کیونکہ چیچنیا تو اس کے پہلو میں ایک ننھی سی ریاست تھی۔ جو قدرتی تیل اور معدنیات سے مالامال تھی۔ اس لیے روس کو یہ گوارا نہ تھا کہ یہاں کوئی آزاد حکومت بنے۔ ابتداءً روس نے خوب سازشیں کیں، دھمکیاں دیں، اقتصادی اور سیاسی دباؤ ڈالا مگر چیچن عوام کسی بھی طرح مرعوب نہ ہوئے۔ آخر کار روس اپنے آتشیں ٹینکوں، آگ اگلتے بمباروں اور خونخوار فوجیوں سمیت اس ریاست پر چڑھ دوڑا۔ اس کا جرم آزادی کا اعلان تھا۔ حالانکہ اس سے قبل سوویت یونین کے زوال کے نتیجے میں خود روس کے علاوہ چودہ دیگر ریاستوں نے بھی یونین سے آزادی کا اعلان

کیا تھا۔ مگر یہاں روس کو طیش آیا اس نے چیچنیا کی آزادی کو اپنی آنا کا مسئلہ بنا لیا۔ دارالحکومت گروزنی کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔ شاید اس لیے کہ چیچنیا کے صدر اور عوام نے اپنی آزادی کو اسلام کے نام سے مشروط کر دیا تھا۔ اور یہ بات طے ہے کہ جہاں جہاں مسلمان اسلام کا نام لیں گے۔ وہاں روس، امریکہ اور مغرب سب مل کر مسلمانوں کو مشق ستم بنائیں گے۔

چیچنیا میں روسیوں کے ہاتھوں وسیع پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹیں منظر عام پر آئیں لیکن امریکہ اور یورپ کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ مسلمان ممالک کے حکمرانوں کو چیچنیا کے صدر نے پکارا --- من انصار اللہ۔ مگر یہ پکار صدا بصحرا ثابت ہوئی اور کسی طرف سے بھی نحن انصار اللہ کا آوازہ بلند نہ ہوا۔ ایسا لگا کہ مسلمان حکومتیں، ان کی بادشاہتیں اور آزادی کے پرچم لہرانے والے پچاس سے زیادہ مسلمان ممالک جیتے جاگتے نہیں بلکہ زندہ درگور لاشیں ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے چیچنیا راکھ کا ڈھیر بنا مگر دنیا میں سنسان قبرستان کی سی خاموشی رہی۔ انسانی حقوق کے علمبردار ہوں یا اسلام کے نام پر حکومتوں اور سلطنتوں کے چراغ روشن کرنے والے، کوئی بھی ٹس سے مس نہ ہوا۔

جب سے وسطی ایشیا سے روس رخصت ہوا۔ تب سے محمد الیاس انصاری نے پاکستانی عوام کو وسطی ایشیا اور روس کے مسلمانوں سے متعارف کروانا شروع کیا۔ اب جب چیچن عوام پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹا تو پاکستان میں محمد الیاس انصاری ان چند اشخاص میں سے تھے جنہوں نے وہاں کے حالات پر تسلسل کے ساتھ نظر رکھی۔ اور لوگوں کو بھی باخبر رکھنے کی کوشش کی۔ اردو زبان میں چیچنیا پر کوئی ڈھنگ کی کتاب تو دور کی بات ہے اچھے مضامین بھی بہت کم لکھے گئے۔

کرنے کے اس کام کا بیڑا نوجوان محقق محمد الیاس انصاری نے اٹھایا اور ایک کتاب "کوہ قاف سے ماسکو تک - چیچنیا کے سرفروش" لکھ ڈالی۔ یہ کتاب اردو زبان میں چیچنیا پر پہلی کتاب ہے۔ لہذا اسے جناب الیاس انصاری کا ایک اعزاز بھی سمجھا جانا چاہیے۔ کتاب میں بڑی محنت کے ساتھ تاریخ، جدوجہد اور موجودہ حالات کو سمیٹا گیا ہے۔

اگر ایک تحقیق کار کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ابھی کئی گوشے تشنہ ہیں۔ بہت سارے پہلو تھے جنہیں بیان نہ کیا گیا۔ شاید وقت کی کمی یا پھر ہمارے ملکی اور اجتماعی حالات آڑے آئے ہوں گے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ملک میں تحقیق کاروں کے لیے وسائل کم سے کم اور مسائل ڈھیروں ہیں۔ بنیادی لوازمے کی فراہمی، حوالے کے کتب کا حصول جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ان مشکل حالات میں یہ کوشش قابل تحسین ہے۔ یہ کتاب ملک کے پڑھے لکھے طبقات کے لیے ایک خوبصورت نوجوان کا خوبصورت تحفہ ہے۔

ارشاد محمود